تاثرات

اکتیس سال بعد خدا خدا کر کے ہمارے عزیز ملک پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ اور دینی اقدار کے فروغ پذیر ہونے کے مواقع میسر آرہے ہیں۔ اَلحَمدُ لِلّٰہِ عَلیٰ ذٰلِکَ حَمداً کَثِیراً۔

اس موقع پر ہم اپنے قابلِ احترام علمائے عظام کے باب عالی پر دستک دینا چاہتے ہیں۔ نہایت ادب سے ہم ان کی عنانِ توجہ اس حقیقت کی طرف منعطف کرانا چاہتے ہیں کہ اس سلسلے کو آگے بڑھانے میں ان کی مساعی انتہائی کامیاب ثابت ہو سکتی ہیں۔ ملک و ملت کے لیے یہ بڑا ہی نازک مرحلہ ہے۔ ان کو چاہیے کہ وہ فقہی انداز کے فروعی اختلافات سے صرفِ نظر کر کے اسلام کے بنیادی احکام کو پیشِ نگاہ رکھیں۔ ایک دوسرے کو مطعون نہ ٹھہرائیں۔ کسی کے فقہی مسلک کو ہدفِ تنقید و تعریض نہ بنائیں بلکہ مثبت طریق سے اسلام کی خدمت انجام دیں جو سب کی مشترکہ متاع ہے۔

ان کا فرض ہے کہ وہ اپنے جلسوں میں، خطبوں میں، درسِ قرآن و حدیث میں، مواعظ میں لوگوں کی اخلاقی تربیت کرنے کا عزم فرمائیں۔ ان کو معاصی سے روکیں، منہیات سے باز رہنے کی تلقین کریں، ان کے سامنے حرام و حلال کے شرعی پیمانوں کی وضاحت فرمائیں۔ کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں خیر اور شر کے درمیان جو حدِ فاصل قائم کی گئی ہے، اس کو منقح کریں۔ عوام کو اخلاقِ حسنہ کی تعلیم دیں۔ احتکار، ذخیرہ اندوزی، ملاوٹ، چور بازاری، سمگلنگ اور ماپ تول میں کمی بیشی سے منع کریں۔ بہتر اقدار سے روشناس کرائیں، غلط اور ناروا امور کے بُرے انجام کی نشان دہی کریں۔

اگر وہ اس قسم کی خدمات اپنے ذمے لے لیں اور تحریر و تقریر کے ذریعے نیکی کی ترویج اور برائی کی تردید کو اپنے فرائضِ منصبی میں شامل کر لیں تو ان کا یہ عظیم کارنامہ ہوگا اور وہ اس میں بہرحال کامیاب رہیں گے۔ کیونکہ علمائے دین کو اس کے مواقع بھی حاصل ہیں اور ان میں سے ہر بزرگ اپنا خاص حلقہ بھی رکھتے ہیں، جس میں ان کی آواز عزت و احترام کے ساتھ سنی جاتی ہے۔

امید ہے، پاکستان کے علمائے کرام اس طرف عنانِ توجہ ملتفت فرمائیں گے۔

(محمد اسحاق بھٹی)